بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر 10 مدیر:- نعیم احمد تیر، کتابت و ڈیزائننگ:- ولید ناصر، عاصم شہزاد، رشید الدین ماہ، فتح، ہش 1384 بمطابق دسمبر 2005 شمارہ نمبر 31

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے، جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے، جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ 255)

جرمنی بھر میں یوم مساجد کی تقاریب کا اہتمام

Tag der Offenen Tür 2005

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ جرمنی اپنی مساجد اور نماز سنٹرز میں ہر سال یہ پروگرام بہت ہی اچھے اور منظم طریق پر منعقد کرتی آ رہی ہے۔ مہمانوں کے لئے مساجد اور نماز سنٹرز کو خوبصورتی سے سجایا جاتا ہے۔ مختلف بینرز لگائے جاتے ہیں جس میں کلمہ کا اور اسلام کا مطلب امن (Islam heißt Frieden) اور محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں (Liebe für alle - Hass für keinen) کے بینرز قابل ذکر ہیں۔ تبلیغی اسٹالز بھی لگائے جاتے ہیں جہاں پر مہمانوں کے لئے قیمتاً اور مفت جماعتی لٹریچر وغیرہ لینے کی سہولت میسر ہوتی ہے۔ اسی طرح نمائش کا انتظام بھی ہوتا ہے جو کہ مساجد، ہومینٹی فرسٹ اور خدمت خلق و وقار عمل کے متعلق جماعت احمدیہ کی کارکردگی کی ایک مختصر جھلک پیش کر رہی ہوتی ہے۔ مہمانوں کی ریفریشمنٹ کے لئے، چائے، کافی، مشروبات اور کیک کے علاوہ پاکستانی کھانے سموسے، پکوڑے وغیرہ کا بھی انتظام ہوتا ہے۔

اس مرتبہ بھی پروگرام کو کامیاب کرنے کے لئے جماعتوں نے اپنے اپنے علاقے میں ہمسائیوں، مقامی ٹیلیویژن، اخبارات، ڈاکٹرز، وکلاء، سیاسی پارٹیوں، مذہبی تنظیموں، یونیورسٹیوں اور سکولوں کو دعوت نامے بھجوائے جس کے نتیجے میں کثرت سے مہمانوں نے مساجد اور نماز سنٹرز کا دورہ کیا۔ مہمانوں کی طرف سے اُٹھائے جانے والے مختلف سوالات (پردہ، جہاد، عورت کا مقام وغیرہ) کے جوابات دینے کا بھی انتظام تھا، مہمانوں کی ایک کثیر تعداد نے ویزیٹر بک (Gäste Buch) میں بھی اپنے تاثرات قلمبند کئے۔ مہمانوں نے یہ بھی اظہار کیا کہ ایک دوسرے کے ساتھ مل بیٹھنے کے پروگرام زیادہ سے زیادہ ہونے ضروری ہیں۔ جرمن زبان پر عبور رکھنے والے احباب و خواتین اور طلباء و طالبات کی مختلف ٹیمیں ان مہمانوں کو خوش آمدید کہتیں اور انہیں جماعت سے متعلق معلومات بھی فراہم کرتیں۔

امسال بھی 3 اکتوبر 2005 کو اس پروگرام کا تقریباً 11 بجے مساجد اور نماز سنٹرز میں آغاز ہوا اور کامیابی کے ساتھ شام 7 بجے اختتام پذیر ہوا بلکہ بعض جگہوں پر شام سات بجے کے بعد بھی یہ پروگرام جاری رہا۔ یہ تو ممکن نہیں ہے کہ موصول شدہ تفصیلی رپورٹس کو بلیٹن میں شائع کیا جائے بہرحال جماعتوں سے موصول ہونے والی اب تک کی رپورٹس کا ایک مجموعی خلاصہ تو تحریر کر دیا ہے لیکن چند اور اعداد و شمار کے حوالے سے جماعتوں کی الگ الگ مختصر رپورٹ بھی پیش خدمت ہے۔

} ریجن Bayren: **جماعت میونخ** کے سنٹر میں کل ۳۰ مہمانوں نے شرکت کی جن میں SPD کے دو نمائندے بھی شامل ہیں جنہیں قرآن کریم اور ایک جرمن کتاب "اللہ کے نام پر جنونی جنگجو" نامی کتاب بطور تحفہ دی گئی۔

جماعت نیورنبرگ کے سنٹر میں ۷۵ جرمن اور ۶ ترک احباب تشریف لائے اخبار نے بھی اس پروگرام کی خبر شائع کی۔ **جماعت ریگن برگ** نے اسی سال میں لئے گئے نماز سنٹر میں پہلی دفعہ یہ پروگرام منعقد کیا۔ ۱۴۳ جرمن اور ۸ عرب مہمانوں نے شرکت کی۔ ٹی وی نے یکم اکتوبر کو جماعت سے لیا گیا انٹرویو نشر کیا۔ اخبار نے اس پروگرام کی خبر شائع کی اور اپنے ویب سائٹ پر بھی اس خبر کو جگہ دی۔

} ریجن Hessen Mitte: **جماعت بادنوہائم** کے نماز سنٹر میں ۲ جرمن خواتین نے دورہ کیا۔ **جماعت نیڈا** کے نماز سنٹر میں ۲۸ مہمانوں نے دورہ کیا جس میں ۱۱ جرمن مرد و خواتین، ۲ ترکی، ۳ روسی، ۲ پولش، ۱ میکڈونین اور ۹ جرمن و روسی بچے شامل ہیں۔ **جماعت فریڈبرگ نارڈ** کے نماز سنٹر میں ۱۴ جرمن اور ایک ترک مہمان تشریف لائے۔

} ریجن Hessen Nord: گوٹنگن جماعت، ۲۵ سے ۳۰ جرمن، عرب، سری لنکا اور امریکی مہمان مسجد میں تشریف لائے۔ **جماعت ہومبرگ افسے (وابرن)** گیارہ احباب و خواتین اور ایک بچے نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ دو اخبارات نے بھی خبر شائع کی۔ **جماعت کاسل ژود** میں الجزائر کا ایک فرد، ۲ افغانی اور ۲۰ جرمن مہمان تشریف لائے۔

جماعت ایمن ہاؤزن کے نماز سنٹر میں دس مہمان تشریف لائے جس میں اخبار کی نمائندہ بھی شامل ہے، اخبار نے اس پروگرام کی خبر بھی شائع کی۔

} ریجن Hessen Taunus: **جماعت اوزنگن**، ممبر Stadt Vorordneten Vorsitzen، SPD Auslander Beirat, اور اخباری نمائندوں کے علاوہ ایک سو مہمان مسجد میں تشریف لائے۔ جماعت لمبرگ میں صبح گیارہ بجے سے رات آٹھ بجے تک (بقیہ صفحہ نمبر 2 پر)

ویزبادن میں عید ملن پارٹی کا انعقاد

لوکل امارت مائنز ویزبادن میں ہر سال عید الفطر کے بعد کئی عید ملن پارٹیوں کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں جرمن اور دوسرے غیر ملکی احباب کو مدعو کیا جاتا ہے۔

مؤرخہ 7 نومبر 2005ء بروز پیر ایسی ہی ایک عید ملن پارٹی کا انتظام نماز سینٹر ویزبادن میں کیا گیا، اس میں خاکسار کے اسکول کی کلاس کے طلباء کو مدعو کیا گیا جن میں اکثریت نوجوانوں کی تھی اور ان لوگوں کا تعلق مختلف ملکوں مثلاً پولینڈ، روس، قازقستان، سویڈن، اسپین، یونان، شام، نیپال، یوگوسلاویہ اور وینز ویلا سے تھا، اس کلاس کی استانی نے بھی اپنے خاوند کے ساتھ شرکت کی، کُل پانچ مرد اور سات خواتین نے شرکت کی۔

پروگرام کے مطابق شام 18:30 بجے خاکسار سارے طلباء کو لیکر نماز سنٹر پہنچا یہاں پر زاہد وسیم صاحب اور داؤد قمر صاحب صدر حلقہ مائنز نے پہلے تمام طلباء کو تصاویر کے ساتھ جماعت احمدیہ کا عمومی تعارف کروایا جس میں جماعت احمدیہ کا آغاز، عقائد، خلافت کا آغاز اور دنیا بھر میں جماعت کی ترقی کے بارے میں بتایا، پھر آج کے اصل موضوع رمضان اور عید کا تعارف کروایا گیا نیز اس عید ملن پارٹی کا مقصد بتایا کہ غیر مسلم و غریب الوطن احباب کے ساتھ عید کی خوشیاں بانٹنا ہے۔ شرکاء نے عید سے متعلق سوالات بھی کئے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے، اس کے بعد شرکاء کو پُر تکلف پاکستانی کھانا پیش کیا گیا جو انہوں نے بہت پسند کیا، کھانے کے دوران بھی شرکاء کے سوالات جاری رہے مثلاً کہ اسلام میں خنزیر اور الکوحل کیوں منع ہے؟ کھانے کے بعد شرکاء کو عام سولات کی دعوت دی گئی جس میں کثرت سے سوالات کئے گئے، اہم موضوعات میں مذہب کی ضرورت، اسلام اور عیسائیت، قرآن اور بائیبل، جہاد کی حقیقت اور دہشت گردی اور خواتین کے حقوق شامل تھے۔ تقریباً دو گھنٹے جاری رہنے والی اس نشست کا رات 20:30 بجے اختتام ہوا۔ شرکاء بہت خوش اور مطمئن ہو کر گئے۔ (بقیہ صفحہ نمبر 2 پر)

بلغاریہ سے نو احمدی وفد کی مسجد نُورالدین ڈارمسٹڈ میں آمد

یہ محض خُدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ جب سے مسجد نورالدین ڈارمسٹڈ کا اِفتتاح ہوا ہے کیا اپنے اور کیا پرائے سبھی اسے دیکھنے کے لیئے تشریف لاتے ہیں۔ گذشتہ دِنوں SPD کی نمائندہ اور وزیرِ انصاف Frau zypries بھی تشریف لائیں۔ محترم محمود احمد صاحب لوکل امیر سے ملاقات ہوئی، آپ نے جماعتِ احمدیہ کا تعارف کروایا، بعد میں مسجد میں آئے ہوئے احباب سے بھی اُنہوں نے خطاب کیا، لیکن سب سے بڑھ کر خُوشی جو احبابِ جماعت ڈارمسٹڈ کو بُلغاریہ سے آنے والے 40 احباب و خواتین پر مُشتمل وفد کے آنے سے ہُوئی وہ بیان سے باہر ہے۔ جلسہ سالانہ جرمنی کے آخری دِن یہ وفد مسجد نُورالدین پہنچ گیا اُن کے آنے سے قبل مکرم محمد یعقوب صاحب سیکرٹری جائیداد اور مکرم سفیرالدین صاحب سیکریٹری ضیافت اور اُن کی ٹیم نے رہائش و طعام کا اِنتظام کیا ہوا تھا جو مسجد میں ہی تھا۔ اُن کے ایک ہفتہ کے قیام کا پروگرام مرکز نے طے کر رکھا تھا لہٰذا 5 گاڑیوں پر یہ وفد روزانہ ناشتہ کے بعد روانہ ہوتا اور رات کو واپس مسجد آجاتا۔ مقامی احباب نے گاڑیوں پر بطورِ ڈرائیور ڈیوٹی انجام دی اور مختلف شہروں اور مساجد کی سیر کروائی گئی جس میں بیت السبوح، بیت الطاہر، سیر گاہ "لورالائی" اور سوئیزر لینڈ میں یُورپ کی سب سے بڑی آبشار بھی شامل ہے۔ اِس وفد میں ایک غیر احمدی وکیل بھی شامل تھے۔ الحمدللہ ایک ہفتہ کے اندر اندر مہمان تمام احباب سے بڑے بے تکلف ہو گئے اور بے حد خُوش تھے کہ اُنہیں خُدا تعالےٰ کے گھر میں قیام کرنے اور نمازیں ادا کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ آخری دِن احباب جماعت اور لجنہ نے مہمانوں کو تحائف پیش کئے اور الوداع کیا۔ حقیقت یہ ہے (بقیہ صفحہ نمبر 2 پر)

بقیہ۔ یوم مساجد

نماز سنٹر میں اٹھاون مہمانوں نے تشریف لا کر اسلام احمدیت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ مہمانوں کی خاطر مدارت کے لیئے احباب گھروں سے کھانے بنا کر لائے جو مہمانوں کو بہت پسند آئے۔ سارا دن M T A اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی سوال جواب کی کیسٹ چلتی رہیں۔

} ریجن Hessen West: بیت العزیز مسجد میں کل ۷۰ مہمان تشریف لائے جن میں ۴ ترک تھے۔ مقامی اخبار نے اس پروگرام کی خبر کو شائع کیا۔

} ریجن Main Franken: **جماعت ہناؤ** کے نماز سنٹر میں ایک افریقی اور ۲۵ جرمن تشریف لائے اخبار نے بھی اس پروگرام کی خبر شائع کی۔ جماعت مائن فرانکن کے اس پروگرام میں ۱۵۰ افراد نے شرکت کی جس میں ۲ بنگلہ دیشی اور ۲ افریقی شامل ہیں۔

} ریجن Niedersachsen: **جماعت بریمن**، مسجد ناصر میں ۲۴۹ جرمن، ۳ البانوی، ۴ بھارتی اور ایک کُرد نے شرکت کی۔ پروگرام کی خبر کو اخبار نے بمعہ تصویر شائع کیا۔

} ریجن Pfalz: **جماعت فرانس ہائم** کے نماز سنٹر میں ۵۸ جرمن، ۲ ترک اور ایک پولش مہمان تشریف لائے۔ جماعت فرانکن تھال کے سنٹر میں ۱۷۔۱۸ مہمان تشریف لائے۔

} ریجن Rhein Mosel: **جماعت کوبلنز**، طاہر مسجد میں تقریباً ۱۶۰ مہمان تشریف لائے۔

جماعت وٹلش۔ یہاں مسجد میں ۲۵ مہمان تشریف لائے۔

} ریجن .Schleswig-Meck جماعت بکسٹی ہوڈے Buxtehude کے نماز سنٹر میں ۱۵ افراد تشریف لائے جن میں نائب بُرگر ماسٹر، CDU کے ۳ ممبران، نمائندہ اخبار اور CDU Frau Union کی سربراہ بمعہ ایک ممبر شامل ہیں۔ دو اخبارات نے اس پروگرام کی خبر بھی شائع کی اور ان میں سے ایک نے صدر جماعت کی تصویر کے ساتھ خبر شائع کی۔

} ریجن Westfalen: میونسٹر کی مسجد میں تقریباً 425 مہمان تشریف لائے۔ سوال جواب کا سلسلہ سارا دن ہی چلتا رہا، اخبار نے بمعہ تصویر اس پروگرام کی خبر کو شائع کیا۔ **جماعت مل ہائم روئر** میں بھی پروگرام ہوا۔

} ریجن Württemberg: **جماعت ایپنگن** کے نماز سنٹر میں گیارہ جرمن احباب تشریف لائے۔ اخبار نے اس پروگرام کے منعقد ہونے کی خبر دی۔ جماعت بالنگن کے سنٹر میں ۴۴ مہمان تشریف لائے۔ **جماعت وابلنگن** کے نماز سنٹر میں ۸۷ مہمان تشریف لائے۔ اس پروگرام کی ایک اخبار نے تین مرتبہ اور ایک اخبار نے ایک بار خبر شائع کی۔ **جماعت روٹلنگن** کے نماز سنٹر میں ۸۷ جرمن اور ۲۳ دیگر اقوام کے احباب تشریف لائے جن میں بُرگر ماسترین اور اوبر بُرگر ماسٹر کے نمائندگان، SPD کے MP، Grün پارٹی کے نمائندہ اور Stadt Reutlingen کی Rat کے دو ممبر شامل ہیں۔ اخبار نے اس پروگرام کی خبر شائع کی۔ شہر کی انٹرنیٹ سائیٹ پر بھی خبر دی گئی۔

} لوکل امارت Frankfurt: **بیت السبوح**، مختلف اقوام کے مہمان جن میں جرمن کی تعداد زیادہ تھی دس کی تعداد میں تشریف لائے۔ اخباری نمائندہ بھی تشریف لائے اور انٹرویو بھی لیا۔ **مسجد نور** میں تقریباً ۶۸ احباب تشریف لائے۔ SPD کی خاتون ممبر پارلیمنٹ نے بھی شرکت کی، نیو پریسے کی خاتون صحافی نے انٹرویو کیا اور اخبار میں خبر کو شائع بھی کیا۔

} لوکل امارت Fulda Neuhof: **حلقہ شلوشترن** کے سنٹر میں ۳۰، حلقہ نوئے ہوف کے سنٹر میں گیارہ اور حلقہ فلڈا ویسٹ و حلقہ فلڈا اوسٹ کے سنٹر میں ۱۵ مہمان تشریف لائے۔ ایک اخبار نے پروگرام کے ۱۳ اکتوبر سے قبل خبر بھی شائع کی۔

} **لوکل امارت گروس گیراؤ: ناصر باغ** کی مسجد میں ۲۰۳ جرمن مہمان تشریف لائے، مقامی اخبارات کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ جرمن، ترک اور مراکش وغیرہ کے غیر احمدی بچوں کے ساتھ فٹ بال کا ٹورنامنٹ بھی کروایا گیا

} **لوکل امارت ہمبرگ: مسجد فضل عمر** میں اندازاً ۴۰ مہمان تشریف لائے اور **بیت الرشید** میں ۹۰ مہمان تشریف لائے۔

} لوکل امارت Mainz-Wiesbaden: **حلقہ مائنز** کے نماز سنٹر میں ۲۲ جرمن احباب تشریف لائے۔ مقامی اخبار نے اس پروگرام کی بمعہ تصویر خبر شائع کی۔ **حلقہ ویزبادن** کے نماز سنٹر میں مختلف اقوام کے ۴۵ مہمان تشریف لائے جس میں اخباری نمائندے بھی شامل ہیں۔ دو اخباروں نے بمعہ تصویر اس پروگرام کی خبر کو شائع کیا۔

جماعت کے جن احباب وخواتین، بچوں اور بچیوں نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے جس لحاظ سے بھی حصہ لیا، اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کا اجر عظیم عطا کرے۔ آمین

اولاد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

نظر آئیں اگر محمود سمجھو "دین پناہ" آیا
دکھائی دیں بشیر احمد کہو "نبیوں کا ماہ" آیا
حسن تم خود بھی سُن لو اور سنا دو سُننے والوں کو
جہاں دیکھو شریف احمد کہو "وہ بادشاہ آیا"

(کلام حسن رہتاسی)

(مرسلہ: "م ش" فنگ سڈ)

بقیہ۔ مہمانوں کی مسجد نور الدین میں آمد

کہ مہمانوں کی زبان تو ہم نہ سمجھ سکتے تھے لیکن اُن کے محبت بھرے خوشی کے آنسو اِس بات کی غمازی کر رہے تھے کہ احمدیت یعنی حقیقی اِسلام نے دو مختلف زبانوں کے لوگوں کو آپس میں اس طرح پرو دیا ہے جیسے تسبیح کے دانے، یا ایک ہی کوکھ سے جنے ہوئے دو بھائی، دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کی بُلغاریہ میں تمام مشکلات آسان فرمائے، آمین۔ اُن احباب و لجنہ جنہوں نے اُن کی خدمت میں دن رات ایک کیا ہوا تھا کے لیئے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔

(رپورٹ از شعبہ جنرل سیکریٹری لوکل امارت ڈارمسٹڈ)

فرمودات خلفاء احمدیت

ارشاد حضرت مصلح موعودؓ

☆ خدمتِ دین ☆

پس ہمیں دین کی خدمت کرتے ہوئے یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ ہم قربانی کر رہے ہیں بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ ہم سے کام لے رہا ہے۔ اگر تم اس حقیقت کو نہیں سمجھتے، اگر تم دین کے لئے فقیر ہونا برداشت نہیں کر سکتے، اگر تم دین کے لئے بھیک مانگنا پسند نہیں کر سکتے، اگر تم دینی خدمت کو ہفت اقلیم کی بادشاہی سے زیادہ اعزاز والا کام نہیں سمجھتے تو تمہارے اندر ایک جوء کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں سمجھا جا سکتا۔

(بحوالہ: النساء کینیڈا صفحہ نمبر 13 شمارہ اپریل تا ستمبر 2003)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

زندگی کا مقصد صرف یہی نہیں کہ جسمانی ضرورتیں پوری کی جائیں یا ذہنی ترقیات کے سامان پیدا کیئے جائیں اور اخلاقی اور روحانی اقدار کو نظر انداز کر دیا جائے، کیونکہ انسان نے صرف اس دنیا میں زندہ نہیں رہنا بلکہ اس دنیا کی بالکل مختصر زندگی کے بعد انسان کو یقیناً ایک ابدی زندگی ملنے والی ہے جس کے لیئے دنیوی زندگی میں سامان پیدا ہو سکتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 13 مئی 1978ء بمقام مسجد نور فرنکفرٹ، جرمنی)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

تقویٰ کا مطلب ہے "ہر سوچ خدا کی مرضی کے تابع کردو" اور ہر فیصلہ کرنے سے پہلے یہ دیکھو کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جنوری 1991ء بمقام لندن)

تبلیغی میٹنگز کا انعقاد

مورخہ اکیس اکتوبر کو جماعت احمدیہ کیل نے ایک تبلیغی میٹنگ کا انعقاد کیا۔ اس میٹنگ میں شمولیت کے لئے جماعت احمدیہ کیل کی طرف سے مربی سلسلہ مکرم ساجد احمد نسیم صاحب کو دعوت دی گئی کہ وہ آکر مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیں۔ اس میٹنگ میں تیئس گمنازیم کے طلبا اور ایک استاد نے شرکت کی۔ مہمانوں کو سب سے پہلے مسجد "بیت الحبیب" دکھائی گئی اور اس کا تعارف کروایا گیا اس کے بعد جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا اور پھر ان طالب علموں کے سوالات کے جوابات دیئے گئے آخر پر مہمانوں کو چائے، کافی وغیرہ پیش کی گئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے پروگرام بہت ہی اچھا رہا اور تمام مہمان بہت خوش ہو کر گئے،

(رپورٹ: میر عبد القدیر، سیکرٹری تبلیغ جماعت کیل)

بقیہ: ویزبادن میں عید ملن پارٹی کا انعقاد

اس موقعہ پر مذہبی کتب کا اسٹال بھی لگایا گیا تھا جہاں سے شرکاء نے کتابیں حاصل کیں وہ کافی مطمئن اور خوش نظر آتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جنہوں نے اس تقریب کو کامیاب بنانے کیلئے اپنی خدمات پیش کیں جزائے خیر عطا فرمائے اور آئندہ بھی خدماتِ دین بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

(رپورٹ: عاصم شہزاد، جماعت ویزبادن اوسط)

مورخہ ۲ نومبر 2005 کو ہمبرگ آلٹونا کے ایک اسکول میں حلقہ فضل عمر موشے (Moschee) کی نہم کلاس کی ایک احمدی طالبہ عزیزہ منزہ منیر نے اپنی کلاس کے استاد، طلبا و طالبات کے ساتھ مل کر اسلام کی تعلیمات کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا ایک پروگرام ترتیب دیا جس میں مکرم ساجد احمد نسیم صاحب مبلّغ سلسلہ نے شرکت کی۔ ترجمانی کے فرائض مکرم ندیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ آلٹونا نے ادا کیے۔ پروگرام کے آغاز پر کلاس کے استاد نے محترم امام صاحب کا تعارف کروایا نیز یہ بھی کہ امام کسے کہتے ہیں۔ اس کے بعد مکرم مربی صاحب نے مذہب اسلام کا تعارف کروایا اور طلبا و طالبات کے سوالات کے مدلّل جوابات دیے۔ زیادہ تر سوالات اسلام اور دہشت گردی، جہاد، دین میں تشدّد و جبر، مسلمان عورتوں کا پردہ کرنا، عورتوں کے حقوق، عورتوں کا مقام، عورت امام کیوں نہیں بن سکتی؟ مسجد میں عورتیں مردوں کے ساتھ اکٹھے نماز کیوں نہیں ادا کرتیں اور خدا تعالیٰ کی صفات کے متعلق تھے۔ پروگرام کے اختتام پر استاد نے امام صاحب اور ندیم صاحب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا اور مسجد فضل عمر میں شاگردوں سمیت آنے اور مزید اس طرح کے پروگرام کرنے کا وعدہ کیا۔ اس پروگرام میں پچیس کے قریب طلبا و طالبات نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے بہترین نتائج پیدا فرمائے، آمین۔

(رپورٹ: حبیب احمد عمر، سیکرٹری تبلیغ ہمبرگ سٹی)

خلیج کی جنگ

ایک نصیحت، ایک پیشگوئی

1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے خطبات میں خلیج کی جنگ کا تجزیہ کیا اور دنیا کو نصائح فرمائیں، اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو دعاؤں کی تلقین کی۔ آپ کے خطبہ جمعہ مورخہ 11 اور 18 جنوری 1991ء سے ایک اقتباس قارئین کی یاد دہانی کے لیئے پیش کیا جا رہا ہے۔

پس جماعت احمدیہ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ تقویٰ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اول تو تمام بنی نوع انسان کے لیے دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو تقویٰ سے عاری فیصلوں کے نتیجے میں ان عذابوں میں مبتلا نہ فرمائے جو عام طور پر ایسے حالات میں مقدر ہو جایا کرتے ہیں بلکہ غیر معمولی طور پر ان کے دلوں پر تسلط فرمائے اور ان کو توبہ کرنے کی توفیق بخشے اور اصلاح احوال کی توفیق بخشے اور سچائی کی طرف لوٹ آنے کی توفیق بخشے۔ کُل عالم کے لیے یہ دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو امن عطا کرے اور امن سے مراد صرف ظاہری امن نہیں بلکہ امن سے مراد دل و دماغ کا امن ہے کیوں کہ میں قطعی طور پر اس بات کو ایک ٹھوس حقیقت کی طرح دیکھ رہا ہوں کہ دنیا کا امن دل اور دماغ کے امن پر منحصر ہے وہ بنی نوع انسان جن کے دل امن میں نہ ہوں جن کے دماغ امن میں نہ ہوں اُن کا عالمی ماحول امن میں نہیں رہ سکتا یا ان سے دنیا کو خطرہ ہوگا یا دنیا سے ان کو خطرہ ہوگا پس دماغ کے خلل اور دل کے خلل کے نتیجے میں بیرونی خلل واقع ہوا کرتے ہیں پس یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی سوچوں کی اصلاح فرمادے ان کے دلوں کی اصلاح فرما دے ان کے معاشرے کی اصلاح فرمادے اور ان کے دل اور دماغ کو امن عطا کرے تا کہ بنی نوع انسان کو بحیثیت مجموعی امن نصیب ہو۔ اس موجودہ تعلق میں خصوصیت کے ساتھ یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مسلمان ممالک کو اب بھی عقل دے اور وہ اس ظلم میں غیر مسلم قوموں کے شریک نہ بنیں کہ ان کے اعلیٰ مقاصد کی خاطر جو ان کے مفادات سے تعلق رکھتے ہیں ایک عظیم مسلمان طاقت کو ملیا میٹ کر دیں اور اپنے انگوٹھے اس پر ثبت کر دیں اور تاریخ عالم میں ہمیشہ کے لیے ایک ایسی قوم کے طور پر لکھے جائیں جنہوں نے اپنی زندگی کے نہایت منحوس فیصلے کیے تھے۔ ایسے فیصلے کیے تھے جو بدترین سیاہی سے لکھے جانے کے لائق بنتے ہیں جس کے نتیجے میں دنیا کے اندر ایسے تغیرات برپا ہونے ہیں اور آئندہ لکھنے والا لکھے گا کہ ہو چکے کہ ان فیصلوں کے بعد پھر دنیا کا امن ہمیشہ کے لیے اٹھ گیا اور امن کے نام پر جو جنگ لڑی گئی تھی اس نے اور جنگوں کو جنم دیا اور ساری دنیا میں بدامنی پھیلتی چلی گئی، مؤرخ نے یہ باتیں جو بعد میں لکھنی ہیں یہ آج ہمیں دکھائی دے رہی ہیں کہ کل ہونے والی ہیں اگر مسلمان ممالک نے ہوش نہ کی اور بر وقت اپنے غلط اقدامات کو واپس نہ لیا اور اپنی سوچوں کی اصلاح نہ کی۔

بہر حال اگر یہ انہی باتوں پر قائم رہے تو عراق مٹتا ہے یا نہیں مٹتا، یہ تو کل دیکھنے کی بات ہے مگر سارے علاقے کا امن ہمیشہ کے لیے مٹ جائے گا کبھی دوبارہ عرب اُس حال کو واپس نہیں لوٹ سکیں گے۔ اسرائیل پہلے سے بڑھ کر طاقت بن کر ابھرے گا اور اسرائیل کے خلاف کسی قسم کی کاروائی کے متعلق کوئی عرب طاقت سوچ بھی نہیں سکے گی۔ کم سے کم ایک لمبا عرصہ تک، اور اس کے نتیجے میں تمام دنیا میں شدید مالی بحران پیدا ہوں گے اور چونکہ آجکل دنیا کے ترقی یافتہ ممالک خود مالی بحران کا شکار ہیں اس لیئے تیسری دنیا کے مالی بحران کے نتیجے میں ایسے سیاسی اثرات پیدا ہوں گے اور جنگیں چھڑیں گی اور دنیا کا امن دن بدن برباد ہوتا چلا جائے گا مختصر اً یہ کچھ ہے جو آئندہ پیش آنے والا ہے اگر آج مسلمان ممالک نے اصلاح احوال نہ کی۔

خطبہ جمعہ 18 جنوری میں آپ نے فرمایا۔

ظاہری طور پر یہ (اتحادی ممالک؛ ناقل) جنگ جیت جائیں گے مگر بدامنی کے اتنے شدید، خوفناک بیج بو دیں گے کہ وہ جگہ جگہ اُگیں گے اور اس کے نتیجے میں پھر بدامنیاں پیدا ہوں گی.........

پس بے انتہا مسائل ہیں جو اس خوفناک جنگ کے بعد ظاہر ہونے والے ہیں اور ہوتے چلے جائیں گے اور امن عالم کے لیئے ان میں سے ہر خطرہ ایک مزید خطرے کا پیش خیمہ بن جائے گا کیوں کہ اس قسم کے دھماکے جو مذہبی جنون کے نتیجہ میں ہوں یا سیاسی احساس محرومی کے نتیجہ میں ہوں، یہ دھماکے دُور دُور تک اثر انداز ہوتے ہیں، جن کانوں تک ان کی گونج پہنچتی ہے وہ گونج کان، دل کے ارتعاش میں تبدیل کر دیا کرتے ہیں اور دل کے ارتعاش پھر دماغ تک پہنچتے ہیں اور سکیموں میں بدل جایا کرتے ہیں۔

(خلیج کی جنگ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کا تجزیہ، مجموعہ خطبات، شائع کردہ نظارت نشرواشاعت صدر انجمن احمدیہ قادیان)

(صفحہ 47،46،26،25،24)

تاثراتِ مہمانانِ کرام بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی 2005ء (قسط نمبر ۳)

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب۔

آپ پاکستان سے تشریف لائے تھے، آپ نے اپنے جذبات کا یوں اظہار کیا۔

میں آپ کے جلسہ میں تیسری چوتھی مرتبہ آیا ہوں پہلے سے اب تک بہت نمایاں فرق محسوس کر رہا ہوں کاموں میں وسعت پیدا ہو رہی ہے اور یہی الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوا تھا (وسع مکانک) جو بڑی شان سے پورا ہو رہا ہے میں نے دنیا کے اور بہت سے جلسے دیکھے ہیں تمام جلسوں میں یہی قدر مشترک ہے کہ حاضری بڑھ رہی ہوتی ہے اور انتظامات میں بھی بہت اچھی نمایاں ترقی پیدا ہو رہی ہے اور پھر خلیفۃ المسیح کے شامل ہونے سے جلسہ کی شان اور بھی بڑھ جاتی ہے میں نے جماعت جرمنی کے جلسہ کی جو نمایاں چیز دیکھی ہے وہ ہے مئی مارکیٹ کی کھلی جگہ یہ بہت ہی اچھی جگہ ہے جہاں آپ کے انتظامات سب ایک ساتھ ہو رہے ہیں مثلاً یہاں رہائش اور دیگر چیزوں کے علاوہ لنگر خانہ بھی ساتھ چل رہا ہے اور سب انتظامات اس مئی مارکیٹ کے اندر ہو رہے ہیں یہ میں نے جرمنی کے علاوہ کہیں اور نہیں دیکھا، مئی مارکیٹ جماعت جرمنی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ملا ہے۔

مکرم حامد کریم صاحب مربی سلسلہ پولینڈ

مجھے جماعت جرمنی کے پہلے بھی چند جلسوں میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی ہے اللہ کے فضل سے ہر لحاظ سے میں نے محسوس کیا ہے کہ جماعت جرمنی کا جلسہ ہر سال ترقی کر رہا ہے۔ صفائی، کھانے رہائش غرض ہر طرح سے بہت بہتر اور اچھے معیاری انتظامات ہو رہے ہیں۔ اس دفعہ کیوں کہ میری رہائش یہاں جلسہ گاہ میں تھی اس وجہ سے میں نے دیکھا ہے کہ بہت ہی منظم طریق سے انتظامات کیے گئے ہیں اور جلسہ کا ایک عجیب رنگ اللہ کے فضل سے نظر آ رہا ہے میں نے جو نمایاں بات جماعت جرمنی کے جلسہ میں دیکھی وہ مختلف ممالک کی یہاں نمائندگی تھی، خدمت کا جذبہ بہت نمایاں نظر آ رہا تھا خاص کر نوجوانوں کو میں نے بڑے جوش و خروش سے ڈیوٹیاں دیتے دیکھا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے، آمین۔

مکرم احمد حسین صاحب درویش قادیان

میں یہاں پہلی دفعہ آیا ہوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت درویشان کو بلایا ہے اُن میں میں بھی شامل ہوں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ موقع مجھے ملا ہے ورنہ ہم کہاں یہاں آسکتے تھے۔

سوال: آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کے جلسے دیکھے ہیں اس جلسہ اور اُن جلسوں میں آپ نے کیا فرق دیکھا؟

جواب: مجھے خلافت سے وابستگی وہی نظر آ رہی ہے جو اُس وقت لوگوں میں تھی۔ یہاں صفائی کا معیار اتنے لوگوں کے باوجود بہت اچھا نظر آ رہا ہے۔ کھانے کا انتظام بہت اچھا ہے، ہم پنجاب کی روٹی کھانے والے ہیں سوائے اس کے کہ وہ روٹی ہمیں نہیں ملی لیکن یہاں کی روٹی کا اپنا ہی مزا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں آئندہ بھی موقع دے اس طرح کے جلسے دیکھنے اور سننے کا اور آپکو بھی جزا دے کہ آپ لوگوں نے مہمانوں کی خدمت کرنے کی توفیق پائی۔

مکرم مجیب الرحمن صاحب ایڈوکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان

میں اس سے پہلے بھی جرمنی آیا ہوں لیکن جرمنی کے جلسہ میں پہلی دفعہ شامل ہوا ہوں، آپ کا جلسہ دیکھ کر دل خوش ہوا کہ آپ نے جلسہ قادیان کی روایات کو زندہ رکھا ہوا ہے، ماشاء اللہ بہت اچھے انتظامات دیکھنے کو ملے اتنے بڑے پیمانے پر اور اتنے اچھے انتظامات کرنا آسان کام نہیں ہے، اخبار احمدیہ کے قارئین کے لیے یہ پیغام ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی باتوں پر عمل کریں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو MTA دیا ہوا ہے اُس کو دیکھتے ہوئے اس پر عمل کریں، جماعت جرمنی کا شکریہ کہ اُس نے یہ موقع دیا جلسہ دیکھنے کا اور مجھے بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ بلجیئم

میں نے جرمنی کے پہلے کچھ جلسے دیکھے ہیں اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری بہت ہے اور یہاں میں نے مہمان نوازی بہت اچھی دیکھی ہے جو دل موہ لیتی ہے، اس دفعہ میں نے دیکھا ہے جرمنی کے جلسہ پر بھی سیاسی لوگ آئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حاضری کے اعتبار سے یہاں صبح کے پہلے اجلاس میں حاضری نمایاں نظر آئی جلسہ گاہ بھرا ہوا نظر آیا اور یہ تجویز بھی ہے کہ مربیان کو کہا جائے کہ جماعتوں میں جا کر یہ بتایا جائے کہ صبح کا اجلاس آپ نے ضرور اٹینڈ کرنا ہے یا وہاں جا کر ناشتہ کرنا ہے اس سے صبح کے اجلاس کی حاضری میں فرق پڑ سکتا ہے۔

مکرم عبد المومن طاہر صاحب انچارج عرب ڈیسک U.K

جو جو شعبہ بھی میں نے دیکھا ہر شعبہ کا انتظام بہت اچھا تھا حاضری بہت اچھی تھی ماشاء اللہ یہ جلسہ U.K کے جلسے سے بھی آگے ہے اسکی کئی وجوہات ہیں یہ ہر لحاظ سے بہت اچھا جلسہ ہے، جیسا کہ حضور انور نے فرمایا ہے یہ جلسے ٹریننگ کے لیے ہوتے ہیں۔

مکرم آصف محمود ڈار صاحب مربی انچارج بینین افریقہ (آپ نوجوان مربی سلسلہ ہیں)

میں نے اپنی ہوش میں 1998 میں قادیان کا جلسہ دیکھا ہے اور اس کے بعد اب یہ جرمنی کا جلسہ دیکھ رہا ہوں قادیان تو ایک پورا شہر ہی جلسہ گاہ لگتا ہے یہاں جو میں نے دیکھا ہے کہ جو لطف جلسہ گاہ یا نزدیک رہ کر جلسہ کا لطف اٹھایا جا سکتا ہے اور بچوں کو اس کی اہمیت دکھائی جا سکتی ہے وہ شام کو کیوں کہ لوگ جو تقریباً 100 کلو میٹر تک سے آئے ہوتے ہیں وہ اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں اور پھر صبح آنے پر جلسہ شروع ہو چکا ہوتا ہے اور یوں جو لطف یہاں رہ کر یا رہتے ہوئے آ سکتا ہے وہ کہاں، مثلاً صبح کی نماز اور تہجد میں شامل ہوا جا سکتا ہے ورنہ وہ اس سے محروم رہتے ہیں، میرے خیال میں لوگوں کو رہائش کے لیے اور زیادہ سہولتیں دی جائیں تا کہ لوگ جلسہ گاہ میں رہتے ہوئے جلسہ کو سنیں اور انہیں واپس گھروں کی فکر نہ رہے۔ میں نے یہ بھی محسوس کیا ہے کہ دوسرے سیشن میں جب حضور اقدس نہیں ہوتے کچھ احباب بغیر کسی مصروفیت کے باہر پھر رہے ہوتے ہیں، بڑی محنت سے تقاریر انہیں کی خاطر تیار کی جاتی ہیں انہیں انکو سننا چاہیے۔ یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی کہ جلسہ کے انتظامات بہت احسن طریق سے زیادہ تر نوجوانوں نے سنبھالے ہوئے تھے اور کاموں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے۔

(رپورٹ۔ شیخ کلیم اللہ، نمائندہ خصوصی اخبار احمدیہ)

Vol. 10 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 13
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

جھگڑے اور اختلاف کے معاملات اور اُن کا حل

{محمد احمد وبلے، بینز ہائیم}

قاضی کے پاس جانے سے پہلے امرِ معروف

=ہر جھگڑے یا اختلاف میں ضروری نہیں کہ ایک کی جیت ہو اور ایک کی ہار

=جھگڑا یا اختلاف ہونا زندگی کا حصہ ہیں اور ہمیشہ ان کو منفی انداز میں نہیں لینا چاہیئے بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ کس طرح اس سے موقع محل کے مطابق اپنے دامن کو بچاتے ہوئے گزرنا ہے اور کیسے اس کا حل نکالا جائے۔ یہ ہر کسی کی ذاتی کوشش سے اور شخصیت کے مطابق ہوتا ہے۔

=جو یہ کہے کہ وہ ہی ہمیشہ سو فیصد درست ہے اور اُسی کی بات مانی جائے یا پھر جو ہمیشہ ماحول کے خراب ہونے کے ڈر سے ہر بات پر جی ہاں اور بھیگی بلی بنا رہے، آخر پر پچھتاتا ہے اس طرح اختلافات اندر ہی اندر لاوے کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور اگر ان کو شروع میں ہی نہ کنٹرول کیا جائے تو یہ سرد جنگ اور اختلافات کا پہاڑ سخت سے سخت ہوتا جاتا ہے ایک دوسرے کی کمزوریاں اکٹھی کی جاتیں ہیں آخر کار پھر یہ اختلافات کا پہاڑ بغیر صورتحال کا اندازہ کیئے کسی نہ کسی موقع پر پھٹ کر ساری فضاء کو زہر آلود کر دیتا ہے۔

جو اچھی صلاحیتیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیں ہیں ان کا غلط استعمال ایک دوسرے کے خلاف مایوسی پھیلانے، بے ثمر باغ بنانے، اندر ہی اندر انتقام لینے اور اندر ہی اندر ایک دوسرے کی بات نہ سننے کا ارادہ اور اسی طرح کی دوسری بیماریاں پالنے میں خرچ ہونی شروع ہو جاتیں ہیں۔

=پارٹی بازی شروع ہو جاتی ہے، اپنے اپنے محاذ قائم ہونے لگتے ہیں، دونوں فریقین اپنے آپ کو بالکل درست خیال کرتے ہیں اور جو یہ محسوس کرے کہ میری تو اب اس میں ہار ہے تو وہ لڑائی مار کٹائی پر اتر آتا ہے

=اس صورت حال میں خیالات کی دنیا اتنی سکڑ جاتی ہے کہ یہ پتا ہی نہیں چلتا کہ ہمارے ایک پیش کئے ہوئے حل کے علاوہ بھی کئی دوسرے اچھے حل ہو سکتے ہیں، اس میں یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اختلافات میں ملوث تمام افراد اچھے لوگ ہوں صرف اپنی مختلف دلچسپی، اپنی پہلی تربیت اور حالات کو مختلف نظر سے دیکھنے کی وجہ سے اختلافات کھڑے ہو گئے ہوں اور پھر یہ ضروری بھی نہیں ہوتا کہ ضرور ایک کی جیت ہو اور دوسرے کی ہار بلکہ ایسا حل نکالنا چاہیئے جس پر دونوں فریق متفق ہو جائیں مثلاً اس فارمولے پر عمل کیا جا سکتا ہے کہ ایک اگر زیادہ کیک لے گا تو دوسرے کو زیادہ چاکلیٹ دے دی جائے لیکن یہاں پر اس بات کا خیال بھی رکھا جائے کہ ڈر اور خوف کی وجہ سے یا اپنی دلچسپی کو یک سر نظر انداز کرتے ہوئے کوئی ایسا ڈھیلا ڈھالا حل ڈھونڈ لیا جائے جس سے اندر کا اختلاف وہی کا وہی پڑا پل بڑھ رہا ہو تو یہ اختلاف مٹانے والا عمل نہ ہوگا۔

=اختلافات کے حل کے امکانات اپنے آپ کو تبدیل کرنے کی طاقت کے مطابق ہوتے ہیں، بسا اوقات یہ اتنی گہری دلدل میں پھنسے ہوتے ہیں کہ ان کو نکالنے کے لئے ایک بہت طاقتور کرین (موٹر) کی ضرورت ہوتی ہے،

=جتنی ضرورت اور خواہش اختلافات کو حل کرنے کی بڑھے گی اُتنے ہی اس کے مثبت حل ہونے کے امکانات بھی بڑھ جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اگر ان کو حل کرنے والے بھی فکر مند لوگ ہونگے تو منفی اثرات اور تباہی کے امکانات تقریباً ختم ہو جاتے ہیں

ان کے حل کے لئے پانچ مثبت نکات

(۱) اختلافات دونوں فریق کی مشترکہ پرابلم خیال کی جائے اس لئے بات آمنے سامنے ہونی چاہیئے اگر ممکن ہو تو آرام دہ کھلے ماحول میں اور غیر ضروری افراد کو اس میں نہ بلایا جائے باقائدہ مقررہ وقت (ٹرمین) رکھا جائے، یہ خیال نہ کیا جائے کہ مخالف پارٹی کی کوئی حیثیت ہی نہیں سب کی بات پورے غور اور توجہ سے سننی چاہیئے، غیر ضروری باتیں جو اس اختلاف کے حل سے متعلق نہ ہوں کر کے ایک دوسرے کو بے توجہ کرنے اور وقت ضائع کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔

(۲) واقعی کوئی نہ کوئی بنیادی حل موجود ہے، کا خیال ہی اختلاف کو مٹانے میں ممد ہوتا ہے۔

(۳) اپنے اپنے جذبات کا کھل کر اظہار کرنا چاہیئے اور ان کی بھی مادی چیزوں کی طرح ایک قیمت ہوتی ہے، جس طرح مادی اشیاء کا دفاع ہوتا ہے اسی طرح ان کا بھی ہونا چاہیئے لیکن اس کے ساتھ یہ خیال رہے کہ جذبات کا احترام بھی ضروری ہے۔

(۴) بات توجہ سے سنیں بیچ میں نہ کاٹی جائے اور دونوں طرف یہ خیال رہے کہ کسی کو بے عزت کرنے کے لئے یہاں جمع نہیں ہوئے بلکہ مخلص طور پر اختلاف کا حل نکالنا ہے،

(۵) ضرور غلطی کا نکالا جانا ضروری نہیں ہوتا بلکہ اس سے اختلافات زیادہ شدت بھی اختیار کر سکتے ہیں، اس کی بجائے مستقبل کی تعمیر پر نظر ہونی چاہیئے۔

تمباکو نوشی کے مضر اثرات کا تازہ ترین جائزہ

زبیر خلیل خان جرمنی

ایک تازہ ترین جائزہ کے مطابق تمباکو نوشی دنیا میں انسانی ہلاکتوں کی دوسری بڑی وجہ ہے۔ مرنے والے ہر دس نوجوانوں کی ہلاکت تمباکو نوشی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اگر تمباکو نوشی کا موجودہ رجحان برقرار رہتا ہے تو سالانہ ہلاکتوں کی یہ تعداد 50 لاکھ تک جا پہنچے گی اور پھر ہر سال یہ تعداد دگنی ہونے کا امکان ہے۔ ہلاکتوں کی اس بڑی تعداد نے دنیا بھر میں جو تشویش پیدا کر دی ہے اس کے پیش نظر 27 فروری 2005ء کو دنیا نے ایک عالمی ادارہ قائم کیا ہے جسکو Whofctc کا نام دیا گیا ہے۔ اس ادارہ کے قیام کا مطلب یہ ہے کہ تمباکو نوشی کی وجہ سے ہونے والی ہلاکتوں کے خلاف دنیا نے اب سنجیدگی سے نوٹس لینا شروع کر دیا ہے۔ اب تلک 168 ملکوں نے اس Treaty پر دستخط کیے ہیں جب کہ 57 ملکوں نے اس کی توثیق کی ہے تاہم بدقسمتی سے بعض بااثر اور امیر ملکوں جن میں امریکہ بھی شامل ہے نے اس معاہدے پر دستخط نہیں کیے۔ اس ادارہ کے چارٹر کے مطابق ملک میں بننے والے سگریٹوں کے 30 فیصد پیکٹوں پر تمباکو نوشی کے مضر اثرات کی وارننگ شائع کرنی ضروری ہے جب کہ سگرٹ نوشی کی اشتہار بازی پر مکمل پابندی کا مطالبہ ہے۔ ادارہ کے حکام نے توجہ دلائی ہے کہ ایک طرف تو سگرٹ نوشی میں ملوث افراد کے علاج معالجہ پر بھاری رقوم خرچ ہو رہی ہیں جب کہ دوسری طرف بعض ممالک سگرٹ سازی کی صنعت پر بھاری رقوم خرچ کر رہے ہیں۔ سگرٹ نوشی کی وجہ سے بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں صحت کی بربادی کے علاوہ یہ بات بھی تحقیق میں سامنے آئی ہے کہ سگرٹ پینے والے افراد کی کام کرنے کی قوت بھی خاصی کم ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے وہ اپنے خاندان کے لیے معقول آمدن نہیں کما سکتے۔ کینیڈا کے ایک حالیہ تجزیہ کے مطابق وہاں سگریٹ سازی کی صنعت سے 3 بلین ڈالر سالانہ کمائے جاتے ہیں اسکے مقابلہ پر 2.4 بلین ڈالر سگریٹ نوشی سے پیدا کرنے والی بیماریوں پر خرچ کر دیا جاتا ہے اس کے علاوہ 1.5 بلین ڈالر کا وہ نقصان ہوتا ہے جو سگریٹ نوش حضرات کی بیماری کی وجہ سے پیداواری صنعت کو سالانہ اٹھانا پڑتا ہے۔ ماحولیاتی آلودگی کو دور کرنے کے لیے کینیڈا کو مزید خرچ کرنا پڑتا ہے مجموعی طور پر کینیڈا کو سگریٹ نوشی کی صنعت کی وجہ سے دراصل ہر سال ایک بلین ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ حال ہی میں تمباکو نوشی کے مضر اثرات پر گہرائی میں جا کر تجزیے کیے گئے ہیں مغربی ممالک میں ان نقصانات کو سنجیدگی سے محسوس کرنا شروع کر دیا گیا ہے اور بعض ممالک میں سخت اقدامات بھی کیے گئے ہیں اب چونکہ مغربی دنیا میں سگرٹ کی صنعت کو ان اقدامات کی وجہ سے نقصانات کا سامنا ہے چنانچہ انھوں نے غریب اور ترقی پذیر ممالک میں وہاں کی حکومتوں کے تعاون سے قدم جما لیے ہیں۔ اس وقت دنیا میں کل 108 بلین سگرٹ نوش ہیں جن میں 84 فیصد غریب اور ترقی پذیر ممالک سے ہیں چونکہ ان ممالک میں طبی سہولتوں کا بھی فقدان ہے لہذا عوام الناس کا نقصان بھی زیادہ ہوتا ہے مثال کے طور پر ان ملکوں میں مریضوں کے علاج پر 545.5 ملین خرچ کرنا پڑتا ہے جس میں ایسے مریضوں پر 6.5 بلین ڈالر سالانہ خرچ کیے جاتے ہیں، ایک تجزیہ کے مطابق غریب عوام میں سگریٹ نوش زیادہ ہوتے ہیں، ایک فیملی اپنی آمدن کا تقریباً دس فیصد سگریٹ نوشی پر خرچ کر دیتی ہے اب ظاہر ہے یہ رقم خوراک طبی امداد اور لباس کی مد میں سے بچا کر خرچ کی جاتی ہے اور پھر طبی امداد کی سہولتوں کے فقدان کیوجہ سے یہ غریب عوام بیمار بھی بڑی تعداد میں ہوتے ہیں۔ ایک اور عجیب غریب تحقیق سامنے آئی ہے کہ افریقہ میں جس زمین پر تمباکو کی کاشت کی جاتی ہے وہاں زمین کی قدرتی توانائی اس فصل پر اس قدر خرچ ہو جاتی ہے کہ وہاں آئندہ تین برسوں تک کوئی دوسری مفید فصل پوری طرح نہیں اگتی اگر عالمی سطح پر اس قسم کی تنظیم بنا دی گئی ہے تو ضروری ہے کہ ارباب اختیار انصاف کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے اہداف کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ (مضمون کی تیاری میں www.who.inl-/tasacco/heallh/prilen سے مدد لی گئی ہے)

کشمیر میں زلزلہ کی تباہ کاریاں، "ہیومینٹی فرسٹ" جرمنی کی امدادی کارروائیاں

8 اکتوبر کو شمالی پاکستان اور کشمیر میں ملک کی تاریخ کے بدترین زلزلے میں ہزاروں انسانی جانوں کا ضیاء ہوا اور لاکھوں لوگ بے گھر ہو گئے۔ مصیبت کی اس گھڑی میں جماعت احمدیہ کی سرپرستی میں قائم بین الاقوامی رفاہی ادارے "ہیومینٹی فرسٹ"، (انسانیت سب سے پہلے) نے جذبہ خدمتِ انسانیت کے بھرپور اظہار کے لئے بحالی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ذیل میں اختصار کے ساتھ جرمنی سے امدادی کاموں کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ ۹ اکتوبر کو تین ڈاکٹروں نے مظفر آباد، آزاد کشمیر میں اپنا بیس کیمپ قائم کیا وہ اپنے ساتھ بیس ہزار یورو نقد اور کثیر تعداد میں ادویات ساتھ لے کر گئے۔ 14 اکتوبر کو ۶ مزید افراد جن میں ۳ ڈاکٹر تھے، تیس ہزار یورو نقد اور ادویات لے کر پہنچے اور ۴ نومبر تک اپنی خدمات پیش کیں۔ "ہیومینٹی فرسٹ"، کے تین اراکین، پندرہ ہزار یورو نقد اور خیمہ جات کے ساتھ ہالینڈ اور بوسنیا کے ڈاکٹروں سمیت 21 اکتوبر کو پاکستان پہنچے، بوسنیا کے رضا کار ڈاکٹر وہاں تین مہینے قیام کریں گے۔ تین افراد پر مشتمل طبی عملہ جن میں ایک ڈاکٹر ہیں، بارہ ہزار یورو کی ادویات کے ساتھ ۴ نومبر کو پاکستان پہنچے اور 18 نومبر کو واپس آ گئے۔ تین افراد پر مشتمل ایک اور طبی عملے نے 15 نومبر سے 2 دسمبر 2005 تک اپنی خدمات پیش کیں۔ "ہیومینٹی فرسٹ"، کے ڈاکٹرز اور طبی عملہ روزانہ 400 سے 500 مریضوں کا علاج کرتے رہے۔ 20 نومبر تک تقریباً 15000 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ "ہیومینٹی فرسٹ"، کی موبائل ٹیموں نے مشکل پہاڑی علاقوں میں بھی پہنچ کر لوگوں کو امداد فراہم کی۔ مظفر آباد میں روزانہ 1100 سے 1200 زلزلہ متاثرین کو تازہ کھانا فراہم کیا گیا۔ "ہیومینٹی فرسٹ"، کی طرف سے مختلف مقامات مثلاً جلال آباد، دھیر نیاز پور وغیرہ میں بچوں کے سکول کی کلاسیں لگائی گئیں تاکہ ان کے ذہنوں سے زلزلہ کی وجہ سے صدمات کے اثر کو کم کیا جائے۔ "ہیومینٹی فرسٹ"، جرمنی کی طرف سے بیس ٹرکوں پر مشتمل امدادی سامان ضرورتمندوں میں تقسیم کیا گیا۔ امدادی کاموں کے سلسلے میں فیلڈ اسپتال کے لئے ۹ بڑے خیمے، چھ چھ افراد کے لئے بیس خیمے، اور دو دو افراد کے لئے 100 چھوٹے خیمے، اور پچاس ہزار یورو مالیت کی ادویات PIA کی کارگو سروس کے ذریعے پاکستان بحالی کیمپ میں بھیجی گئیں۔ جرمنی کے شہروں فرینکفرٹ، کولون اور ہمبرگ سے ۵ کنٹینروں پر مشتمل 130 ٹن وزنی امدادی اشیاء بذریعہ بحری جہاز پاکستان بھیجی گئیں۔ 26 ٹن وزنی امدادی اشیاء پر مشتمل ایک کنٹینر بھارتی مقبوضہ کشمیر بھیجا گیا اور تیس ہزار یورو نقد بطور مدد بھیجے گئے۔ جرمنی کی وزارتِ دفاع اور میڈیکل اسٹور کی ایک تنظیم نے ایک لاکھ یورو کی ادویات، تیس بستروں پر مشتمل ایک فیلڈ ہسپتال، بیش قیمت طبی آلات بشمول اپریشن تھیٹر بطور امداد فراہم کئے جو کہ 15 نومبر کو پاکستان بھجوائے گئے۔ "ہیومینٹی فرسٹ"، جرمنی کی طرف سے مختلف اوقات میں دو لاکھ پچاس ہزار یورو کی امداد اکٹھی کی گئی۔ جرمنی کے مختلف صوبوں کی حکومتوں نے "ہیومینٹی فرسٹ"، کو امدادی رقم اکٹھی کرنے کی اجازت دی اور مختلف ہسپتالوں، دواخانوں، سکولوں، گرجا گھروں اور فرینکفرٹ میں کتابوں کی نمائش کی انتظامیہ نے رقم اکٹھی کرنے میں مدد کی۔ پاکستانی اور جرمن ذرائع ابلاغ، ٹیلیویژن، اخبارات وغیرہ نے "ہیومینٹی فرسٹ"، کی سرگرمیوں کی تشہیر کی۔ اقوام متحدہ کے ادارے یونیسف (UNECIF)، عالمی پروگرام برائے خوراک اور اس کے علاوہ صدر پاکستان مشرف پرویز صاحب نے بھی "ہیومینٹی فرسٹ"، جرمنی کی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی اور تعریف کی۔ برلین اور فرینکفرٹ میں قائم پاکستانی سفارت خانہ اور پاکستانی قومی فضائی کمپنی PIA نے "ہیومینٹی فرسٹ"، سے بحالی کے کاموں میں بھرپور تعاون کیا۔

(رپورٹ: زبیر خلیل خان)